حضرت علامہ شمس الحق افغانی مدظلہ

قسط - ۲

مسئلہ
ختم نبوت پر ایک محققانہ نظر

عمومی انداز میں یہ مسئلہ کہ حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کسی کو نہیں دی جاسکتی - ایک سو سے زائد آیات قرآن میں ثابت ہے، جن کو ہم آئندہ چند عنوانات کے تحت لائیں گے۔ یہاں قادیانیوں کی چند تحریفات اور شیطانی وساوس کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں، جو آیت خاتم النبیین سے متعلق ہیں۔

پہلی تحریف | اگر آیت ختم النبیین کا معنی آخری نبی ہے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اس کے خلاف ہے، اس کا جواب گذر گیا کہ ختم نبوت کا معنی عطاء نبوت کی بندش ہے جس پر مہر لگ گئی ہے لیکن پرانے نبی سے زوال نبوت مراد نہیں لہذا دور محمدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری ایسی ہے جیسے ایک گورنر کے صوبہ میں دوسرا گورنر آجائے جو اس گورنر کے احکام کا تابع ہو کر آئیگا بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو نزول عیسیٰ علیہ السلام دلیل ختم نبوت ہے۔ اگر آئندہ نبوت کا سلسلہ جاری ہوتا تو سابق انبیاء میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لائے جانے کی ضرورت نہ تھی۔ انبیاء علیہم السلام کے سابق تعداد میں سے ایک نبی کو واپس لانا اس امر کی دلیل ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعداد حضور علیہ السلام کی بعثت پر پوری ہو گئی - اس لئے دوبارہ لانے کے لئے سابق انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتخاب کیا گیا۔

تحریف دوم | خاتم النبیین کے معنی مہر کے ہیں۔ یعنی آپ کے بعد آپ کی مہر و تصدیق سے انبیاء بنیں گے۔ اس کے لئے اولاً ہم یہ پوچھتے ہیں کہ یہ معنی لغت عربی کی کس کتاب میں لکھا ہے یا کس حدیث میں بیان ہوا ہے یا کونسی تفسیر میں لکھا ہے جب کہ خود قرآن مثلاً خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ۔ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاہِہِمْ - اور احادیث متواترہ اور اجماع امت میں مہر کے معنی بندش نبوت کے ہیں تو مہر کے معنی اس کے خلاف نبوت جاری کرنے کے کیسے ہو سکتے ہیں جب کہ خود مرزا صاحب نے بندش کے معنی کئے ہیں۔ اور اگر مراد جاری کرنا ہوتا تو اس میں حضورؐ کی خصوصیت

کیا رہی جبکہ اور پیغمبروں کے بعد بھی نبوت جاری رہی اور آپ کے بعد بھی بلکہ اگر اس سے مراد اجراء نبوت ہوتی تو کم از کم اس تیرہ سو سال میں کئی سو نبی آجانے چاہئے تھے کہ آپ کا یہ کمال خوب ظاہر ہو جاتے اور اگر نبوت آپ کی اتباع سے ملتی تو نبوت وہبی نہ رہی، کسبی ہو گئی۔ اس کے علاوہ اس صورت میں یہ ماننا پڑے گا کہ تیرہ سو سال میں پیغمبر اسلام کا کوئی متبع کامل پیدا نہ ہوا کہ اس کو اتباع کے ثمرہ میں نبی بنایا جاتا۔ تیرہ سو سال کے بعد صرف آریہ ورت میں انگریز کی عنایت سے صرف ایک ہی پیدا ہوا اور اس کو بھی آخر تک اپنی نبوت میں شک رہا، کبھی اقرار کبھی انکار۔ یہاں تک کہ اس کے ماننے والے دو جماعتوں میں تقسیم ہوئے۔

تحریف سوم | آیت خاتم النبیین میں النبیین میں الف لام عہد خارجی یا ذہنی ہے جس سے مراد صرف تشریعی انبیاء ہیں گویا آپ تشریعی انبیاء کے خاتم ہیں عہد خارجی کے لئے سابق کلام میں خاص تشریعی انبیاء علیہم السلام کا ذکر ضروری ہے جو یہاں نہیں، اور عہد ذہنی اس وقت لیا جاتا ہے جب استغراق ممکن نہ ہو جیسے: اَکَلَهُ الذِّئْبُ اور اِشْتَرِ اللَّحْمَ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْاُصُوْلِ وَالْعَرَبِيَّةِ لَامُ التَّعْرِيْفِ سَوَاءٌ دَخَلَتْ عَلَى الْمُفْرَدِ اَوِ الْجَمْعِ تُفِيْدُ الْاِسْتِغْرَاقَ اِلَّا اِذَا كَانَ مَعْهُوْدًا۔ (کلیات ابی البقاء صہ ۵۶۳) وفی الکشف ج ۱ صہ ۲۲ وان دخلت علی الجمع فلا ان کان والا وفی الرضی ج ۲ صہ ۱۰۳ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْبَعْضِيَّةِ لِعَدَمِ دَلِيْلِهَا يُوْجِبُ كَوْنَهَا لِلْاِسْتِغْرَاقِ۔

تحریف چہارم | خاتم النبیین میں الف لام استغراق حقیقی کے لئے نہیں بلکہ عرفی کے لئے ہے، یعنی انبیاء تشریعی مراد ہیں نہ مطلق انبیاء جیسے وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ۔ میں صرف بعض وہ انبیاء مراد ہیں جو بنی اسرائیل کے زمانے میں تھے۔ جواب یہ ہے کہ استغراق عرفی وہاں لیا جاتا ہے جہاں استغراق حقیقی ممکن نہ ہو جیسے: جمع الامیر الصاغۃ۔ کیونکہ تمام دنیا کے سناروں کا جمع کرنا ممکن نہیں بلحاظ عرف و عادت کے لیکن خاتم النبیین بلاتکلف استغراق درست ہے، بخلاف یقتلون النبیین یہاں استغراق ممکن نہیں، ہم پوچھتے ہیں کہ آیت ولکن البر من امن باللہ والیوم الاخر والکتاب والنبیین۔ اسی طرح ووضع الکتاب وجیئ بالنبیین واذ اخذ اللہ میثاق النبیین۔ کیا استغراق حقیقی مراد ہے یا عرفی۔

تحریف پنجم | خاتم کے معنی نگینۂ انگشتری لے کر زینت مراد ہے۔ یعنی آپ انبیاء کی زینت ہیں۔ جواب یہ ہے کہ حقیقی معنی لینا جب تک محال نہ ہو مجازی معنی مراد لینا درست نہیں اور یہاں حقیقی معنی درست ہے اور لغت احادیث اجماع نے اس کو متعین کیا ہے، لہذا مجاز لینا غلط ہے

ورنہ قرآن کے کسی لفظ سے معنی کا تعین نہ ہو سکے گا۔ اور ہر لفظ مجازات اور تاویلات کا اکھاڑہ بن کر اپنی حقیقت کھو دے گا، اور صوم وصلوٰۃ زکوٰۃ سب کے معنی بدل جائیں گے۔

آیت خاتم النبیین کے بعد اب ہم قرآن حکیم کی چند دیگر آیات کو پیش کرتے ہیں۔

دلیل کمالی | اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ط (المائدہ آیۃ) اس آیت میں کمال دین کا اعلان ہوا۔ وہ دن حدیث بخاری کے بموجب عرفہ کا دن تھا۔ مظہری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد صرف اکیاسی دن زندہ رہے۔ ابن کثیر اس آیت کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ آیت امت پر سب سے بڑی نعمت ہے۔ حَیْثُ اَکْمَلَ لَھُمْ دِیْنَھُمْ فَلَا یَحْتَاجُوْنَ اِلٰی دِیْنٍ غَیْرِہٖ وَلَا اِلٰی نَبِیٍّ غَیْرِ نَبِیِّھِمْ وَلِھٰذَا جَعَلَہٗ خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ وَبَعَثَہٗ اِلَی الْاِنْسِ وَالْجِنِّ۔

امام رازی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اِنَّ الدِّیْنَ مَا کَانَ نَاقِصًا اَلْبَتَّۃَ بَلْ کَانَ اَبَدًا کَامِلًا کَانَتِ الشَّرَائِعُ النَّازِلَۃُ کَافِیَۃً فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ اِلَّا اَنَّہٗ تَعَالٰی کَانَ عَالِمًا فِیْ اَوَّلِ وَقْتِ الْبِعْثَۃِ بِاَنَّ مَا ھُوَ کَامِلٌ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ لَیْسَ بِکَامِلٍ فِی الْغَدِ وَلَا یَصْلُحُ فِیْہِ لَاجَرَمَ کَانَ یَنْسَخُ بَعْدَ الثُّبُوْتِ وَکَانَ یَزِیْدُ بَعْدَ الْعَدَمِ وَاَمَّا فِیْ اٰخِرِ زَمَانِ الْبِعْثَۃِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ شَرِیْعَۃً کَامِلَۃً وَحَکَمَ بِبَقَائِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَالشَّرْعُ اَبَدًا کَانَ کَامِلًا اِلَّا اَنَّ الْاَوَّلَ کَمَالٌ اِلٰی یَوْمٍ مَخْصُوْصٍ وَالثَّانِیْ کَمَالٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَلِاَجْلِ ھٰذَا الْمَعْنٰی قَالَ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔ یہ آیت ختم نبوت پر دال ہے بوجوہات ذیل۔

۱۔ ایک خود کمال دین اس امر کی دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سب سے اخیر میں ہوئی کہ فہرست نبوت میں کوئی نبی باقی نہ رہا۔

۲۔ نبی کی آمد دین میں نقص کو دور کرنے کے لئے ہو، یا موقت احکام میں تنسیخ کے لئے یا محرف کی تحریف کو دور کرنے کے لئے، لیکن قرآن اور دین اسلام کامل ہے اس میں ترمیم و تنسیخ ہو نہیں سکتی اور اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ میں قرآن کے الفاظ اور معانی بلکہ تلفظ تک کی حفاظت کا اعلان ہے۔ لہذا ازالہ تحریف کی بھی ضرورت نہیں۔ باقی رہی تجدید و تبلیغ دین، اس کے لئے نبی کی ضرورت نہیں بلکہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ یہ ساری امت کا اجتماعی وظیفہ اور فریضہ ہے۔

۳۔ اگر نبوت جاری ہو تو دین اسلام ناقص رہے گا اور اسلام کے تمام احکام فضول قرار پائیں گے۔ کیونکہ جب تک اس نئے نبی پر مسلمان ایمان نہیں لائیں گے تو قرآن اور حدیث اور پوری اسلامی شریعت پر اول سے آخر تک عمل کرنے کے باوجود وہ کافر اور ابدی جہنمی ہوں گے تو کمال دین اس نبی پر ایمان لانے میں منحصر ہوا اور اس پر ایمان لائے بغیر پورا دین نامکمل بلکہ کالعدم رہا۔

دلیل میثاق | آیت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ط۔ جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب وحکمت دوں اور اس کے پیچھے ایسا رسول آئے جو تمہاری آسمانی کتابوں کی تصدیق کرے تو تم اس پر ایمان لاؤ اور اسکی مدد کرو۔ یہ تمام انبیاء علیہم السلام سے عالم ارواح میں عہد لیا گیا۔ اس میں ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ جس سے حضرت نبی کریم علیہ السلام مراد ہے ان کا سب انبیاء کے بعد تشریف لانا ثابت ہوتا ہے جو دلیل ہے کہ مشیئت الٰہی میں جس قدر انبیاء مقدر تھے ان سب کو اللہ نے آپ سے پہلے مبعوث فرمایا اور آپ کو سب سے اخیر میں بھیجا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کی بعثت باعث بندش نہیں ہوئی بلکہ مقدر آپ کو سب سے آخر میں بھیجنا تھا۔

دلیل بعثت عمومی | قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعَا الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج (الاعراف آیۃ ۱۵۸) تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ (الفرقان آیۃ ۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (الانبیاء آیۃ ۱۰۷)

یہ آیات دال ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت تمام اقوام اور ازمان کو شامل ہے، تو قیامت تک کے انسان آپ کی امت ہیں اور آپ ان سب کی طرف مبعوث ہیں جو دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ آپ کی موجودگی میں جو اکمل الانبیاء ہیں کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ جیسے سورج کے بعد کسی چراغ اور دریا کے بعد شبنم کی حاجت نہیں اور آیت وَمَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ میں پہلے حضورؐ سے نسبی ابوت کی نفی کی گئی اور وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں روحانی اور دینی ابوت ثابت کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ جیسے ابوت نسبیہ میں تشارک نہیں تو ابوت دینیہ میں بھی تشارک نہیں۔ اگر ایک آدمی کے دو باپ نہیں ہوسکتے تو اسی طرح امت کے دو روحانی باپ نہیں ہوسکتے۔

دلیل وحی قبلی | ۱۔ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ۔ (البقرہ: آیۃ ۴)

۲۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ۔ (الانبیاء آیۃ ۲۵)

۳۔ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ۔ (الزمر ۶۴)

۴۔ وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا اِنَّهُمْ لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ۔ (الفرقان آیۃ ۲۰)

۵۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ۔ (الانعام آیۃ ۴۲)

۶۔ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ۔ (آل عمران: آیۃ ۱۸۳)

۷۔ وَالَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ (فاطر آیۃ ۳۱)

ان آیات اور اسی قسم کی دوسری آیات میں وحی الٰہی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور ان سب آیات میں قید قبلیت کے ساتھ مقید کیا گیا۔ حالانکہ اگر مابعد میں بھی کوئی وحی یا نبوت ہوتی تو یہ قید سبب اضلال ہو سکتی ہے بلکہ وحی ماقبل کی طرح وحی مابعد کا بھی ذکر کرنا ضروری تھا۔ اور مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ کے ساتھ مِنْ خَلْفِهٖ کا ذکر بھی ضروری تھا اور کم از کم وحی کو مطلق چھوڑ دیا جاتا تاکہ وحی مابعد کی گنجائش بھی باقی رہتی۔

دلیل و معدہی فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (الاعراف آیۃ ۱۵۷) ایسی تمام آیات جن میں صرف اللہ اور رسول کی اطاعت پر جنت اور فلاح کا وعدہ کیا گیا ہے۔ انقطاع نبوت کی دلیل ہے کیونکہ اور نبی کا آنا اگر ہوتا خواہ بروزی یا ظلی تو جنت اور فلاح اس کے ماننے پر موقوف ہوتی تو اس قسم کی تمام آیات کا مضمون کیونکر درست ہو سکتا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وحی اور نبوت بند ہے۔

حدیث اور ختم نبوۃ عَنْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَتِهٖ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔

ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو آراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ کونے میں چھوڑی لوگ اس کے پاس گذرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی، فرمایا وہ آخری اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۲۔ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا

میں محمد ہوں، احمد ہوں، عاقب ہوں، عاقب

أَحْمَدُ إِلَىٰ قَوْلِهِ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ ۔ (بخاری ومسلم)

سے مراد یہ ہے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ باب ۱)

۳۔ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ ۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ (مشکوٰۃ مناقب عمر۔ ازالہ اوہام ص ۹۵-۲۳۶)

۴۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَىٰ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ۔ (بخاری مسلم مشکوٰۃ۔ باب مناقب علی)

حضورؐ نے حضرت علی کو فرمایا کہ تم میرے لیے بمنزلہ ہارون ہو مگر میرے بعد نبی نہیں۔

...

۵۔ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ ۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۱۹ ومسلم کتاب الایمان)

بنی اسرائیل کی عنان سیاست انبیاء کے ہاتھوں میں رہی جب ایک نبی فوت ہوتا تو اس کا جانشین نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ عنقریب خلفاء کا سلسلہ شروع ہوگا، پس بکثرت ہوں گے۔

مرزا لکھتے ہیں: وحی و رسالت ختم ہوگی مگر ولایت و امامت و خلافت کبھی ختم نہ ہوگی ——— (مکتوب مرزا تشحیذ الاذہان ج ۱ ص ۱)

۶۔ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ ۔ (ترمذی ومسند)

رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی پس نہ آپ کے بعد رسول ہے نہ نبی۔

...

تحفہ بغداد مرزا ص ۴، مرزا ازالہ اوہام ص ۶۱۴ میں لکھتے ہیں۔ اب وحی و رسالت تا بقیامت منقطع ہے۔ آئینہ کمالات ص ۳۷۷ پر لکھتے ہیں: ہرگز نہ ہوگا کہ اللہ ہمارے نبی کے بعد کسی کو نبی کر کے بھیجے اور یہ نہ ہوگا کہ سلسلہ نبوت کو اس کے منقطع ہو جانے کے بعد جاری کر دے۔ حمامۃ البشریٰ ص ۳۴ پر لکھتے ہیں: آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی، اور اللہ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا۔ حقیقۃ ص ۶۴ ضمیمہ عربی میں لکھتے ہیں، إِنَّ رَسُولَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَعَلَيْهِ انْقَطَعَتْ سِلْسِلَةُ الْمُرْسَلِينَ ۔

۷۔ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ مَرْفُوعًا أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمُقَفِّي ۔ (رواہ مسلم ج ۲ ص ۲۶۱) قَالَ

النَّوَوِیُّ اَلْمُقَفِّیْ اَلْعَاقِبُ - یعنی میں آخر الانبیاء ہوں۔

۸۔ اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ مَرْفُوْعًا یَا اَبَا ذَرٍّ اَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ اٰدَمُ وَاٰخِرُھُمْ مُحَمَّدٌ - پہلا نبی آدم اور آخر محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابن حجر نے فتح الباری میں اس کو صحیح کہا۔ مرزا نے حقیقۃ الو صفحہ ۱۴۱ پر لکھا۔ اور سب سے آخر محمد مصطفی کو پیدا کیا جو خاتم الانبیاء اور ختم الرسل ہیں۔

۹۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ مَرْفُوْعًا اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ - میں آخر الانبیاء اور تم آخر الامم ہو۔ (ابن ماجہ)

۱۰۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا لَیْسَ یَبْقٰی بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔ (نسائی و ابوداؤد) میرے بعد سوائے رویا صالحہ کے کوئی جزء باقی نہیں رہا۔ اسی طرح اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔ (مسلم ج ۱ ص ۴۴۶) وفی البزاد۔ و مسجدی آخر مساجد الانبیاء۔ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم ہے۔

اسی طرح دو سو سے زائد احادیث ختم نبوت کے متعلق موجود ہیں اور اسی پر عقیدہ قائم ہوا ہے قرآن کی کسی آیت اور احادیث میں سے کسی حدیث میں سلسلۂ نبوت کے جاری کرنے کی خبر نہیں دی گئی اور نہ صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور نہ مابعد زمانہ میں مرزا کے علاوہ کسی کا یہ عقیدہ رہا ہے ایسی صورت میں محض قیاس آرائی اور نو تراشیدہ تاویلات سے اجراء نبوت کا عقیدہ پیدا کرنا کسی قدر عقل اور دین سے محرومی کی دلیل ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ ھٰذِہِ الشَّقَاوَۃِ۔ (باقی آئندہ)

بقیہ: خطوط و فرامین | اس کے معاملہ میں بڑی سخت جرح ہو گی، ہاں اگر اللہ تعالیٰ معاف فرما دے اور نظر انداز فرما دے، اور رحم فرمائے تو الگ بات ہے ــــ میں تم کو حکومت کا جو کام سپرد کیا ہے، اور جو اختیارات تفویض کئے ہیں، ان میں سے تم کو احتیاط اور خدا کے خوف کی ہدایت کرتا ہوں، ذمہ داریوں کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ کے اوامر کے اتباع اور اس کے نواہی سے اجتناب کی تاکید کرتا ہوں، جو باتیں اس کے خلاف ہوں اس کی طرف بالکل توجہ کی ضرورت نہیں، تمہاری نظر اپنے اوپر اور اپنے عمل پہ رہے، اور ان چیزوں کیطرف ہو جو تمہارے رب تک پہنچائیں اور جو تم اپنے اور اپنی رعیت کے درمیان کرتے ہو، وہ تمہارے پیش نظر ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ حفظ و نجات اسی میں منحصر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤ، اس یوم موعود کے لئے وہی چیز تیار رکھو جو خدا کے ہاں کام آنے والی ہو، اپنے اور دوسروں کے واقعات میں تم نے ایسی عبرتیں دیکھی ہیں جن کے بعد کوئی وعظ و نصیحت موثر نہیں ہو سکتی۔ والسلام